Open Access
Al-Marjān Research Journal
ISSN(E): 3006-0370
ISSN(P): 3006-0362
al-marjan.com.pk

Juristic Rulings on Non-Ahl al-Kitāb Slaughter and Pork Derivatives: A Critical Study of Refutation of al-Qaradawi's View by al-ʿUdaynī

غیر اہل کتاب کے ذبیحے اور خنزیر کے مشتقات کے فقہی احکام:

علامہ قرضاوی کے موقف پر علامہ عُدَینی کے رد کا تحقیقی جائزہ

Authors Details

1. **Muhammad Shahid Zafar** (Corresponding Author)
   PhD Scholar, Department of Islamic Studies, Government College University, Faisalabad, Pakistan. **shahidzafar028@gmail.com**
2. **Dr. Yasir Arfat**
   Associate Professor, Department of Islamic Studies, Government College University, Faisalabad, Pakistan.

Citation

Zafar, Muhammad Shahid and Dr. Yasir Arfat." Juristic Rulings on Non-Ahl al-Kitāb Slaughter and Pork Derivatives :A Critical Study of Refutation of al-Qaradawi's View by al-ʿUdaynī."*Al-Marjān Research Journal* 3,no.3, Jul-Sep (2025): 96–112.

Submission Timeline

Received: May 08, 2025
Revised: Jun 17, 2025
Accepted: Jun 26, 2025
Published Online: Jul 10, 2025

Publication, Copyright & Licensing

Article QR

Al-Marjān Research Center, Lahore, Pakistan.

© 2023 Al-Marjān Research Center.

This is an open access article distributed under the terms of the **Creative Commons Attribution 4.0 International License (CC BY 4.0).**

INDEX COPERNICUS INTERNATIONAL | ISSN INTERNATIONAL STANDARD SERIAL NUMBER INTERNATIONAL CENTRE | HJRS HEC Journal Recognition System

Juristic Rulings on Non-Ahl al-Kitāb Slaughter and Pork Derivatives: A Critical Study of Refutation of al-Qaradawi's View by al-ʿUdaynī

غیر اہل کتاب کے ذبیحے اور خنزیر کے مشتقات کے فقہی احکام:

علامہ قرضاوی کے موقِف پر علامہ عُدَینی کے رد کا تحقیقی جائزہ

☆محمد شاہد ظفر ☆ڈاکٹر یاسر عرفات

Abstract

This research critically examines the jurisprudential debate between Allama Yusuf al-Qaradawi and Allama Ahmad al-ʿUdaynī regarding two central issues in Islamic dietary law: the permissibility of consuming the slaughtered animals of non-People of the Book (kuffār) and the use of pork derivatives. The first section provides an overview of the scholarly contributions, intellectual methodologies, and juristic orientations of both al-Qaradawi and al-ʿUdaynī, situating their perspectives within the broader historical and theoretical context of Islamic jurisprudence. The second section analyzes al-Qaradawi's position on the permissibility of non-Ahl al-Kitāb slaughter, grounded in considerations of necessity and contemporary realities, and contrasts it with al-ʿUdaynī's rigorous critique based on Qur'ānic injunctions, Prophetic traditions, and juristic consensus (ijmāʿ). The third section explores the contested issue of pork derivatives, focusing on al-Qaradawi's arguments of transformation (istiḥāla) and necessity (ḍarūra), and al-ʿUdaynī's firm rejection rooted in the immutable impurity (najāsah) of swine and adherence to classical rulings. By conducting a comparative analysis, this study highlights the methodological divergence between reformist and traditionalist approaches, underlining the ongoing tension in contemporary fiqh between legal flexibility, practical necessity, and doctrinal integrity.

Keywords: Islamic Jurisprudence, al-Qaradawi, al-ʿUdaynī, Non-People of the Book Slaughter, Pork Derivatives, Istiḥāla (Transformation),Ḍarūra (Necessity), Juristic Consensus (Ijmāʿ), Contemporary Fiqh, Legal Flexibility vs. Orthodoxy.

تعارف موضوع

اسلامی فقہ میں حلال و حرام کے مسائل ہمیشہ سے ایک بنیادی اہمیت کے حامل رہے ہیں، کیونکہ یہ براہِ راست مسلمانوں کی روزمرہ زندگی اور ان کے مذہبی تشخص سے وابستہ ہیں۔ انہی میں سے دو مسائل جو معاصر علمی و فقہی مباحث میں زیرِ بحث آئے ہیں وہ ہیں: غیر اہلِ کتاب (کفار) کے ذبیحے کی شرعی حیثیت اور خنزیر کے مشتقات کے استعمال کا حکم۔ ان دونوں مسائل پر عصر حاضر کے معروف فقیہ علامہ یوسف القرضاوی اور محقق عالم علامہ احمد العُدَینی کے مابین ایک اہم علمی مناقشہ سامنے آیا ہے۔ علامہ قرضاوی اپنے اجتہادی منہج اور معاصر تقاضوں کو سامنے رکھتے ہوئے غیر اہلِ کتاب کے ذبیحے اور خنزیر کے بعض مشتقات کو بعض شرائط کے ساتھ جائز قرار دیتے ہیں، جبکہ علامہ عُدَینی ان کے موقف کی تردید کرتے

☆ پی ایچ ڈی اسکالر، شعبہ علوم اسلامیہ، گورنمنٹ کالج یونیورسٹی، فیصل آباد، پاکستان۔

☆ ایسوسی ایٹ پروفیسر، شعبہ علوم اسلامیہ، گورنمنٹ کالج یونیورسٹی، فیصل آباد، پاکستان۔

ہوئے قرآن و سنت، اجماع اور فقہی روایات سے استدلال کرتے ہیں کہ یہ دونوں چیزیں مطلقاً حرام ہیں۔ اس اختلاف سے واضح ہوتا ہے کہ معاصر فقہی مباحث میں اجتہاد اور روایت، ضرورت اور نصوص، اور اصلاح و قدامت کے درمیان ایک تناؤ پایا جاتا ہے۔ یہ تحقیق اسی تناظر میں قرضاوی و عُدَینی کے دلائل کا تقابلی جائزہ پیش کرتی ہے تاکہ ایک متوازن علمی نتیجہ اخذ کیا جاسکے۔

مبحث اول: علامہ قرضاوی اور علامہ عدینی: علمی شخصیات اور فقہی تناظر

1. علامہ یوسف قرضاوی کا تعارف و خدمات

ان کا نام یوسف بن عبد اللہ بن علی بن یوسف القرضاوی ہے۔ یکم ربیع الاول 1344ھ بمطابق نو ستمبر 1926ء کو عرب جمہوریہ مصر کے ایک گاؤں "صفط تراب"[1] غربی گورنریٹ میں پیدا ہوئے۔ یہ گاؤں قدیم دیہاتوں میں سے ایک ہے۔ مصر میں وفات پانے والے آخری صحابی ، حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ بن حارث بن جزء الزُّبیدی کو یہیں دفن کیا گیا۔[2]

صفط تراب میں شیخ یوسف قرَضاوی کا خاندان، چند افراد پر مشتمل تھا۔ یہ خاندان ان کے دادا الحاج علی القرَضاوی کی طرف نسبت کیا جاتا ہے۔ شیخ قرَضاوی کے آباء، القرَضۃ[3] نامی شہر سے ہجرت کرکے یہاں آباد ہوئے تھے۔ اس کے علاوہ بھی قرضاوی خاندان، مصر کے دیگر دیہاتوں میں پھیلا ہوا ہے بل کہ بن غازی[4] میں بھی قرَضاوی خاندان کے افراد آباد ہیں۔ قرضاوی خاندان کا معروف ترین مسکن، سنھور المدینہ[5] نامی دیہات ہے۔

i. **تعلیمی مراحل:** شیخ یوسف قرضاوی نے اپنے علمی سفر کا آغاز کیا، تو اولیٰ اور ثانویہ درجوں میں ممتاز رہے اور اپنے ساتھیوں سے زیادہ کامیاب رہے۔ انہوں نے جمہوریہ مصر کے سیکنڈری سکول میں دوسری پوزیشن حاصل کی۔ اس کے بعد یونیورسٹی کا مرحلہ شروع ہوا اور شیخ یوسف القرضاوی نے الازہر یونیورسٹی کی فیکلٹی آف اصول دین سے گریجویشن کیا اور سال 53-1952ء میں اپنے ساتھیوں میں پہلی پوزیشن حاصل کی اور سند وصول کی۔ 1954ء میں انھوں نے الازہر کے تین کالجوں کے گریجویٹس ساتھیوں کو پیچھے چھوڑتے ہوئے، کلیۃ اللغۃ العربیۃ سے ایم اے کی سند حاصل کی اور شعبہ عربی زبان میں اجازتِ تدریس بھی حاصل کی۔[6]

شیخ یوسف القرضاوی نے یہیں اکتفا نہیں کیا بل کہ انھوں نے اپنا تعلیمی تسلسل جاری رکھا اور 1958ء میں انسٹی ٹیوٹ آف ہائر عرب اسٹڈیز ان لینگویج اینڈ لٹریچر میں ڈپلومہ حاصل کیا۔ دو سال بعد 1960ء میں انھوں نے فیکلٹی آف اصول الدین سے علوم القرآن والسنۃ میں ایم اے کیا۔ اسی شعبہ سے انھوں نے 1973ء میں امتیازی حیثیت میں ڈاکٹریٹ کی سند حاصل کی اور ان کے مقالے کا عنوان "زکوٰۃ اور سماجی مسائل کے حل پر اس کے اثرات" تھا۔

---

[1]Al-Gharbiyya Governorate: *The largest city in the Gharbiyya Governorate and the third largest city in the Arab Republic of Egypt by population and area. According to the latest local estimates, its population exceeds 2 million, with an area of 25,000 square kilometers.It is the capital of the textile industry in Egypt, and most of its residents work in the textile sector*.

[2]Ibn Ḥajar, *Abū al-Faḍl Aḥmad ibn ʿAlī ibn Muḥammad al-ʿAsqalānī, Al-Iṣāba fī Tamyīz al-Ṣaḥāba* (Beirut, Lebanon: Al-Maktaba al-ʿAṣriyya, 2012), 855.

[3]Al-Qarḍāḥa: A city located in the center of Kafr al-Shaykh Governorate, Egypt.

[4]Benghazi: *The second largest city in Libya by population*, located on the Gulf of Sidra in the Mediterranean, and an important port.

[5]Near Disūq: *Located near the city of Disūq in Kafr al-Shaykh Governorate*, Egypt.

[6]Talīma, ʿIṣām, *Yūsuf al-Qaraḍāwī: Faqīh al-Duʿāt wa Dāʿiyat al-Fuqahāʾ* (Damascus: Maktabat Dār al-Qalam, 2001), 13–14.

ii. **اعزازات (ایوارڈز) وعہدے**: علامہ یوسف قرضاوی کو ان کی علمی و تحقیقی خدمات کے اعتراف میں نہ صرف متعدد اعزازات (ایوارڈز) سے نوازا گیا بل کہ مختلف عہدے اور ذمہ داریاں بھی دی گئیں۔ ذیل میں ان کا ذکر کیا جاتا ہے:

1۔ اسلامی ترقیاتی بنک کی جانب سے اسلامی اقتصادیات کے حوالے سے 1990ء میں ایوارڈ دیا گیا۔

2۔ 1994ء میں علوم اسلامیہ میں کنگ فیصل ایوارڈ سے نوازا گیا۔

3۔ ملائشیا کی بین الاقوامی یونیورسٹی کے صدر کی طرف سے علمی خدمات کے اعتراف میں 1996ء میں ایوارڈ دیا گیا۔

4۔ 1997ء میں فقہ اسلامی میں خدمات کے اعتراف میں سلطان آف برونائی کے سلطان حسن البلقی ایوارڈ سے نوازا گیا۔

5۔ علمی وثقافتی خدمات کے اعتراف میں 1999ء میں سلطان العویس ایوارڈ سے نوازا گیا۔

6۔ اسلامی عوامی شخصیات میں 2001ء میں انھیں قرآن کریم کے متعلق خدمات کے حوالے سے دبئی ایوارڈ سے نوازا گیا۔

7۔ 2008ء میں اسلامی خدمات کے اعتراف میں قطر کی جانب سے ریاستی ایوارڈ سے نوازا گیا جسے علامہ قرضاوی نے قطر کے امیر شیخ حمد بن خلیفہ آل ثانی سے 8 نومبر 2009ء کو وصول کیا۔

8۔ ملائشیا کے "ھجرۃ النبوی" ایوارڈ سے نوازے گئے، جس کو انھوں نے ملائشیا کے صدر سے 18 دسمبر 2009ء کو وصول کیا۔

9۔ اردن کے صدر عبداللہ الثانی نے ستمبر 2010ء میں علامہ قرضاوی کو تمغہ استقلال سے نوازا۔

10۔ امریکی اور برطانوی مجلے "فارن پالیسی اینڈ پراسپیکٹ" (24 جون 2008ء کے شمارے) کی جانب سے بالترتیب کیے گئے ایک بین الاقوامی سروے کے مطابق بیس بااثر شخصیات ذکر کی گئیں جن میں علامہ قرضاوی تیسرے نمبر پر تھے۔

11۔ 2009ء میں "رائل اُردنی سنٹر فار اسلامک اسٹریٹجک اسٹڈیز" کی طرف سے جاری کردہ کتاب میں اس سال کی 500 بااثر شخصیات کا نام درج کیا گیا۔ اس میں علامہ قرضاوی کا نام 38 ویں نمبر پر ذکر کیا گیا۔[7]

iii. **عہدے**: علامہ قرضاوی متعدد قابل قدر اور مؤثر عہدوں پر فائز رہے۔ ذیل میں ان کا ذکر کیا جاتا ہے:

1۔ "اتحاد العالمی لعلماء المسلمین" کے صدر رہے۔

2۔ یورپی کونسل برائے افتاء و تحقیق کے صدر رہے۔

3۔ قطری البلاغ ایسوسی ایشن (جس کی مالی اعانت اسلام آن لائن کرتی ہے) کے مارچ 2010ء تک صدر رہے۔

4۔ قطر اسلامی بنک اور بین الاقوامی اسلامی بنک کے شریعہ سپروائزری بورڈ کے چیئرمین رہے۔

5۔ بحرین میں فیصل اسلامی بنک کے شریعہ سپروائزری بورڈ کے چیئرمین رہے۔

6۔ ابوظہبی اسلامی بنک ے شریعہ سپروائزری بورڈ کے چیئرمین رہے۔

7۔ کویت میں بین الاقوامی شریعہ اتھارٹی برائے زکوۃ کے نائب صدر رہے۔

8۔ آکسفورڈ میں "سنٹر فار اسلامک سٹڈیز" کے بورڈ آف ٹرسٹیز کے رکن رہے۔

9۔ افریقہ میں "تنظیم دعوۃ الاسلامیۃ" کے بورڈ آف ٹرسٹیز کے رکن رہے۔

---

[7]Baysūnī, ʻAbd Allāh, *Al-ʻAllāma Yūsuf al-Qaraḍāwī: Insān al-Hamm wa al-Himma* (Cairo: Dār al-Shurūq, 2015), 235.

10۔ مصر میں اسلامک ریسرچ اکیڈمی اور سینئر علماء کی کونسل کے رکن رہے۔

11۔ مکۃ المکرمۃ میں اسلامک ورلڈ لیگ کی اسلامی فقہ اکیڈمی کے رکن رہے۔

12۔ اسلامی تعاون تنظیم سے وابستہ بین الاقوامی اسلامی فقہ اکیڈمی کے رکن رہے۔[8]

علامہ قرضاوی کو ملنے والے تمغوں، اعزازات اور عہدوں سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلم دنیا میں بالعموم اور علمی حلقوں میں بالخصوص علامہ قرضاوی کی خدمات وتحقیقات کا نہ صرف اعتراف کیا گیا بل کہ ان کو خوب سراہا بھی گیا۔ متعدد کمیٹیوں کے صدر اور رکن کی حیثیت میں کام کرنا اپنے آپ میں ایک اعزاز ہے۔ علامہ قرضاوی اپنی علمی خدمات وتحقیقات کی بدولت ان عہدوں اور تمغوں کے مستحق ٹھہرے۔

iv. **وفات:** آپ نے 26 ستمبر 2022ء کو قطر میں وفات پائی۔

2. علامہ احمد بن محمد بن منصور العُدَینی کا تعارف وخدمات

i. **نام:** احمد[9] **ولدیت:** احمد بن محمد[10] **نسب نامہ:** احمد بن محمد بن منصور الشجاع العُدَینی الیمنی[11] **ولادت:** آپ یمن کے شہر عُدَین میں 1976ء کو پیدا ن ہوئے۔[12]

ii. **تعلیم:** علامہ احمد العُدَینی نے ابتدائی تعلیم اپنے شہر عُدَین سے ہی حاصل کی۔ آپ نے علم حدیث میں بی اے کی ڈگری حاصل کی۔ آپ نے ہیومن ریسورس مینجمنٹ میں ایم اے کیا۔ آپ کئی اداروں اور اکیڈمیوں کے مصدقہ بین الاقوامی ٹریز ہیں۔ آپ نے جمہوریہ یمن کی وزارت تعلیم کا تدریسی ڈپلومہ حاصل کیا۔ اس کے علاوہ آپ نے مکہ مکرمہ میں امام الدعوۃ اکیڈمی سے شرعی مطالعات میں ڈپلومہ کیا۔ سعودی عرب کے شہر ریاض کی جامعہ المعرفہ سے شرعی مطالعات میں ڈپلومہ کیا۔ خاندانی، تربیتی، تعلیمی اور عائلی شعبے میں مشاورت کے موضوع پر ڈپلومہ کیا۔[13]

iii. **اساتذہ:** آپ نے متعدد اساتذہ سے تحصیل علوم کی جن میں معروف اساتذہ کے نام ذکر کیے جاتے ہیں:

1۔ شیخ صالح الفوزان

2۔ شیخ مقبل الوادعی

3۔ شیخ سعد الشنثری

4۔ شیخ ابو الحسن السلیمانی

5۔ شیخ عبد الکریم الحضیر

6۔ محمد بن عبد الوہاب الوصابی

7۔ شیخ عبد اللہ الرکبان

[8]Abd Allāh Baysūnī, Al-‘Allāma Yūsuf al-Qaraḍāwī, 236.
[9]Udaynī, Aḥmad ibn Muḥammad ibn Manṣūr, *Raf‘ al-Lithām ‘an Mukhālafat al-Qaraḍāwī li-Sharī‘at al-Islām* (Sana’a, Yemen: Dār al-Āthār, 2001), 4.
[10] Aḥmad ibn Muḥammad ibn Manṣūr ‘Udaynī, *Raf‘ al-Lithām*, 4.
[11] Aḥmad ibn Muḥammad ibn Manṣūr ‘Udaynī, *Raf‘ al-Lithām*, 4.
[12] Aḥmad ibn Muḥammad ibn Manṣūr ‘Udaynī, *Raf‘ al-Lithām*, 4.
[13] Aḥmad ibn Muḥammad ibn Manṣūr ‘Udaynī, *Raf‘ al-Lithām*, 4.

8۔ شیخ محمد بن اسماعیل العمرانی

9۔ شیخ عبداللہ عبدالعزیز الحضیر

10۔ شیخ علی سالم بکیر[14]

iv. **خدمات:** علمی میدان میں علامہ عدینی ایک قابل ذکر شخصیت ہیں اس لیے آپ کو مختلف کمیٹیوں کی رکنیت حاصل ہے۔ ذیل میں ان کمیٹیوں کا تذکرہ کیا جاتا ہے جن کی رکنیت علامہ عُدَینی کو حاصل ہے۔

1۔ یمن علماء کونسل کے رکن ہیں

2۔ یمن میں رابطہ اہل حدیث کمیٹی کے رکن ہیں

3۔ آپ عرب علماء رابطہ کمیٹی کے بانی رکن ہیں

4۔ علمائے یمن کے رابطہ پروگرام کے رکن ہیں

5۔ عرب علماء کی بین الاقوامی اکیڈمی کے رکن ہیں

6۔ مکہ مکرمہ میں علمی کمیٹی رحماء پروجیکٹ کے رکن ہیں[15]

آپ نے علمی تحقیق اور تبلیغ کے لیے متعدد کانفرنسز میں شرکت کی۔ ذیل میں ان چند کانفرنسز کا ذکر کیا جاتا ہے جن میں آپ نے شرکت کی:

1۔ مکہ مکرمہ میں اسلامی وقف کے موضوع پر منعقد کانفرنس

2۔ مکہ مکرمہ کی جامعہ ام القری میں حسبہ (اسلامی اخلاقیات اور سماجی نگرانی) کے موضوع پر منعقد کانفرنس

3۔ سعودی ایجنسی برائے مقدار، معیار اور پیمائش کے زیرِ انتظام، "خیراتی کام میں بہترین طریقے" کے موضوع پر منعقد کانفرنس

4۔ (یمن کے دارالحکومت) صنعاء میں یمن کے علماء کی کانفرنس

5۔ لبنان میں عرب ٹرینز ایسوسی ایشن کے موضوع پر منعقد کانفرنس

6۔ سعودی عرب کی وزارت اسلامی امور میں "دعوتی کام کے میثاق پر دستخط" کے موضوع پر منعقد کانفرنس[16]

علامہ احمد العُدَینی الیمنی ایک نامور علمی شخصیت ہیں۔ آپ نے گزشتہ کئی سالوں سے تصنیف و تالیف کا سلسلہ بھی شروع کر رکھا ہے۔ علامہ یوسف قرضاوی کے رد میں آپ کی تصنیف بہت معروف ہوئی جو "رفع اللثام عن مخالفۃ القرضاوی لشریعۃ الاسلام" کے نام سے موسوم ہے۔ ان کی دوسری تصنیف "الثّمر الدانی علی عقیدۃ ابن ابی زید القیروانی" کے نام سے موسوم کی جاتی ہے۔ جو مکتبہ الرشد سے پہلی دفعہ 2008ء میں طبع ہوئی۔ آپ گزشتہ 31 سال سے خطابات و لیکچرز کی صورت میں علم دین کی تبلیغ میں مصروف ہیں۔ یمن میں گزشتہ 28 سال سے دعوتی امور کے انتظام میں سرگرمِ عمل ہیں۔ آپ انسانی ترقی کے تربیت کار (ہیومن ڈویلپمنٹ ٹرینر) کے طور پر بھی کام کر رہے ہیں اس کے ساتھ ساتھ علم الفرائض یعنی علم میراث کی تدریس میں بھی مصروف عمل ہیں۔

[14]Aḥmad ibn Muḥammad ibn Manṣūr ʻUdaynī, *Rafʻ al-Lithām*, 5.
[15] Aḥmad ibn Muḥammad ibn Manṣūr ʻUdaynī, *Rafʻ al-Lithām*, 5-6.
[16] Aḥmad ibn Muḥammad ibn Manṣūr ʻUdaynī, *Rafʻ al-Lithām*, 6.

مبحث دوم: کفار (غیر اہلِ کتاب) کے ذبیحہ کے بارے میں فقہی موقف اور تنقید

1. مجوس اور دیگر کفار (غیر اہلِ کتاب) کے ذبیحہ کے متعلق علامہ قرضاوی کا موقف اور دلائل

علامہ قرضاوی مجوسیوں اور ان جیسے دیگر ادیان کے پیروکاروں کے ذبیحہ کے متعلق لکھتے ہیں:

"علمائے کرام نے مجوسیوں کے ذبیحہ (کے حلال و حرام ہونے) کے متعلق اختلاف کیا ہے۔ اکثر (علما) اس (مجوسی کے ذبیحہ کو کھانے) سے منع فرماتے ہیں کیوں کہ وہ (مجوسی) مشرک ہیں۔ دیگر علما کہتے ہیں کہ (مجوسی کا ذبیحہ) حلال ہے۔ کیوں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: (سُنُّوْا بِهِمْ سُنَّةَ اَهْلِ الْكِتَابِ)[17] ان کے ساتھ اہل کتاب کا سا طریقہ اختیار کرو۔ اور یہ بھی ثابت ہے کہ "ہجر کے مجوسیوں سے جزیہ لیا گیا تھا۔[18] علامہ ابن حزم اپنی کتاب "المحلی" میں ذبح کے باب میں لکھتے ہیں کہ: وہ (مجوسی) بھی کتاب رکھتے ہیں اس لیے ان تمام باتوں میں وہ اہل کتاب کے حکم میں ہیں۔"[19]"[20]

شیخ قرضاوی نے ملائشیا اور جاپان کا دورہ کیا اور اخبار "الشرق" نے ان کے ساتھ ایک انٹرویو کیا، زیادہ تر سوالات اور فتاویٰ جاپانیوں کے ذبیحہ اور کھانے کے بارے میں تھے، خاص طور پر یہ کہ: ہم جاپانیوں کے کھانے کے ساتھ کیسا سلوک کریں حالاں کہ وہ اہلِ کتاب نہیں ہیں؟ علامہ قرضاوی نے جواب دیتے ہوئے کہا کہ: "درحقیقت جب میں ماضی میں ان ممالک میں گیا تھا تو میں اس معاملے میں سخت موقف رکھتا تھا، لیکن اس بار مَیں نے کچھ نرمی سے کام لیا۔ مَیں نے ان (جاپانیوں) سے کہا کہ جب نبی کریم ﷺ سے مجوسیوں کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: "ان کے ساتھ اہلِ کتاب جیسا سلوک کرو۔"[21] اور مجوس ایسی قوم تھے جو دو خداؤں پر یقین رکھتے تھے۔ نور اور خیر کا خدا اور دوسرا شر اور تاریکی کا خدا۔ وہ آگ کی پوجا کرتے تھے (پھر بھی نبی کریم ﷺ نے انھیں اہلِ کتاب کی طرح کا درجہ دیا) اسی وجہ سے شیخ رشید رضا اپنی تفسیر میں اس طرف گئے ہیں کہ بدھ مت اور دیگر مشرقی مذاہب کے ماننے والوں کے ساتھ بھی مجوسیوں جیسا سلوک کیا جاسکتا ہے۔ یعنی انھیں اہل کتاب کی طرح سمجھا جاسکتا ہے۔ اس حدیث کی ایک روایت موجود ہے، اگرچہ ضعیف ہے۔ اس میں اضافہ ہے: "غَيْرَ نَاكِحِيْ نِسَائِهِمْ وَلَا آكِلِيْ ذَبَائِحِهِمْ" یعنی ان کی عورتوں سے نکاح نہ کرو اور نہ ہی ان کے ذبیحہ کھاؤ۔ "یہ جزو صحیح ہے کیوں کہ قرآن کریم میں ہے ﴿وَلَا تَنْكِحُوْا الْمُشْرِكَاتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ﴾[22] مشرک عورتوں سے نکاح نہ کرو جب تک وہ ایمان نہ لے آئیں۔"[23]

---

[17] Mālik, Mālik ibn Anas, *Al-Muwaṭṭa’ li-Imām Mālik* (Beirut, Lebanon: Dār al-Taṣīl, 2016), Kitāb al-Zakāt, Bāb mā Jā’a fī Jizyat Ahl al-Kitāb wa al-Majūsī, 1:504, ḥadīth no. 593.

[18] Bukhārī, Muḥammad ibn Ismā‘īl, *Al-Jāmi‘ al-Musnad al-Ṣaḥīḥ al-Mukhtaṣar min Umūr Rasūl Allāh wa Sunnanih wa Ayyāmih* (Karachi, Pakistan: Maktaba al-Bushrā, 2016), Kitāb al-Jizya, Bāb al-Jizya wa al-Muwāda‘a ma‘a Ahl al-Ḥarb, 1473, ḥadīth no. 3157.

[19] Ibn Ḥazm, ‘Alī ibn Aḥmad ibn Sa‘īd, *Al-Muḥallā* (Cairo, Egypt: Idārat al-Ṭibā‘a al-Munīriyya,1930), 7:456.

[20] Qaraḍāwī, Yūsuf ibn ‘Abd Allāh, *Al-Ḥalāl wa al-Ḥarām fī al-Islām* (Cairo, Egypt: Maktaba Wahba, 1997), 59.

[21] Mālik ibn Anas, *Al-Muwaṭṭa’*, Kitāb al-Zakāt, Bāb mā Jā’a fī Jizyat Ahl al-Kitāb wa al-Majūsī, 1:504, ḥadīth no. 593.

[22] Al-Baqara, 2:221.

[23] Jarīdat al-Sharq, 9 Muḥarram 1418 AH (May 16, 1997).

علامہ قرضاوی نے مزید کہا کہ:

"حدیث کا یہ حصہ (ذبیحہ نہ کھانے والا) صحیح نہیں ہے۔ میں (قرضاوی) نے کہا: اگر ثابت ہو جائے کہ وہ (غیر اہل کتاب) ذبح کرتے ہیں تو بعض ممالک میں ان کا ذبیحہ کھانے میں کوئی حرج نہیں۔ بعض لوگوں نے اعتراض کیا کہ: حلال گوشت (مسلمانوں کے ذبح کردہ) مارکیٹ میں موجود ہوتا ہے، جو شرعی طریقے سے "بسم اللہ" پڑھ کر ذبح کیا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ عام گوشت سے بھی سستا ہوتا ہے۔ پھر ہمیں غیر مسلموں کے ذبیحہ کی ضرورت کیوں پیش آتی ہے؟ (شیخ قرضاوی نے جواب دیا کہ) ہو سکتا ہے کہ کسی ملک میں ایک دو طلبہ یا افراد ایسے ہوں جنھیں حلال گوشت فروخت کرنے والا کوئی نہ ملے۔ اگر کوئی شخص کسی بیرونی ملک میں کئی سال تک مشن پر رہے اور گوشت ہی نہ کھائے تو یہ مشکل ہو گا۔ ایسی صورت میں یہ رخصت (آسانی) لی جا سکتی ہے۔ بشرطیکہ ذبح کیا گیا ہو (بغیر سوئے یا بجلی کے جھٹکے کے) شرعی ذبح کا مطلب صرف چھری پکڑنے یا رسمی طور پر کچھ کرنے سے نہیں بل کہ حلقوم کاٹنا ہے۔"[24]

مجوسیوں اور ان جیسے دیگر ادیان کے متبعین کے متعلق علامہ قرضاوی کا موقف یہ ہے کہ ان کا ذبیحہ حلال ہے۔ اس پر تبصرہ کرتے ہوئے علامہ قرضاوی بتاتے ہیں کہ مجوسیوں کے ذبیحہ میں علمائے کرام نے اختلاف کیا ہے اور اکثر ان کے ذبیحہ کو کھانے سے منع بھی کرتے ہیں کیوں کہ وہ مشرک ہیں۔ لیکن بعض علما کہتے ہیں کہ مجوسیوں کا ذبیحہ حلال ہے کیوں کہ نبی کریم ﷺ نے ان کے ساتھ اہل کتاب جیسا برتاؤ کرنے کا حکم دیا تھا۔ علامہ قرضاوی اس حدیث سے استدلال پکڑتے ہوئے باقی کفار و مشرکین جو غیر اہل کتاب ہیں ان کے ذبیحہ کو بھی جائز و حلال قرار دیتے ہیں۔ اس کے علاوہ علامہ قرضاوی نے شیخ محمد رشید رضا کے تفسیری اقتباس کو استدلال بنایا کہ بدھ مت اور دیگر مذاہب والوں کو بھی مجوسیوں پر قیاس کیا جا سکتا ہے اور ان کا ذبیحہ بھی کھایا جا سکتا ہے۔ شیخ قرضاوی اس اجازت کی علت یہ بیان کرتے ہیں کہ ان ممالک میں مسلمان طلبا ایک طویل عرصہ رہیں اور گوشت نہ کھائیں تو ایسا بہت مشکل ہے اس لیے ان کو اگر کوئی مسلمان ذبح کرنے والا نہ ملے تو وہ ان ادیان والوں کا ذبیحہ بھی کھا سکتے ہیں۔

2. علامہ قرضاوی کے اس موقف پر علامہ عُدَینی کا رد

علامہ عُدَینی، شیخ قرضاوی کے اس موقف پر شدید رد کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"مَیں نے کہا: بے شک شیخ قرضاوی نے غیر اہل کتاب کے ذبائح کو حلال قرار دینے والے اپنے فتوے میں درج ذیل نکات کو بنیاد بنایا ہے۔ 1۔ اپنے قدیم تشدد والے موقف سے جدید تساہل والے موقف کی طرف تبدیلی۔ 2۔ انھوں نے دیگر بت پرستوں اور مشرکین کو مجوس پر قیاس کیا، اس حدیث کی بنیاد پر کہ "ان کے ساتھ اہل کتاب جیسا سلوک کرو۔" نیز شیخ محمد رشید رضا کے اس فتویٰ سے استدلال کیا جس میں انھوں نے بوڑھوں اور دیگر مشرقی مذاہب کے پیروکاروں کے ذبائح کو جائز قرار دیا تھا۔ 3۔ ان کا استدلال کہ طلبہ جو سالوں تک بیرونِ ملک تعلیم حاصل کرتے ہیں، اگر انھیں حلال گوشت میسر نہ ہو تو ان کے لیے یہ رخصت ضروری ہے۔ بہر حال پہلا نقطہ وہ ان کا قول ہے کہ جب میں ماضی میں ان ممالک میں گیا تو سخت موقف رکھتا تھا، لیکن اس بار میں نے کچھ نرمی اختیار کی بعض چیزوں میں۔ شاید وہ عوام اور لوگوں کو خوش کرنا چاہتے

[24] Yūsuf ibn ʻAbd Allāh Qaraḍāwī, *Al-Ḥalāl wa al-Ḥarām fī al-Islām*, 59.

ہیں، چاہے یہ دین کے حساب سے ہی کیوں نہ ہو۔ وہ غیر اہل کتاب کے ذبیحے کھانے کو جائز قرار دیتے ہیں تا کہ لوگوں کے سامنے وہ سخت گیر (متشدد) نظر نہ آئیں۔"[25]

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَا تَصِفُ اَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هٰذَا حَلٰلٌ وَّهٰذَا حَرَامٌ لِّتَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ اِنَّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُوْنَ﴾[26]

ترجمہ: اور تمہاری زبانوں کے جھوٹ بولنے کی وجہ سے یہ مت کہو کہ یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے کہ تم اللہ پر جھوٹ باندھو۔ بے شک جو اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں وہ فلاح نہیں پائیں گے۔

امام مالک اپنی موطا میں ذکر کرتے ہیں:

(عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ذَكَرَ الْمَجُوْسَ، فَقَالَ: مَا اَدْرِىْ كَيْفَ اَصْنَعُ فِىْ اَمْرِهِمْ؟ فَقَالَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ اَشْهَدُ لَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: سُنُّوْا بِهِمْ سُنَّةَ اَهْلِ الْكِتَابِ)[27]

ترجمہ: جعفر بن محمد اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ بے شک حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مجوسیوں کا ذکر کیا اور فرمایا کہ مَیں نہیں جانتا کہ ان کے ساتھ کیا معاملہ کیا جائے؟ اس پر عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مَیں گواہی دیتا ہوں کہ مَیں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: ان کے ساتھ اہلِ کتاب جیسا سلوک کرو۔

علامہ ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں:

"امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ: یہ (یعنی اہل کتاب والا معاملہ کرنا) جزیہ کے بارے میں ہے۔ یحییٰ القطان نے بھی امام جعفر سے اسی طرح روایت کیا ہے جسے ابو عبید نے کتاب الاموال میں نقل کیا ہے لیکن یہ سند منقطع ہے کیوں کہ محمد بن علی نے حضرت عمر اور حضرت عبد الرحمن رضی اللہ عنہما کو نہیں پایا۔[28]

علامہ ابن کثیر لکھتے ہیں:

"لیکن اولاً تو یہ حدیث ان الفاظ سے ثابت ہی نہیں ہے۔ اگر ہم اس کو صحیح مان بھی لیں تو بھی ہم کہہ سکتے ہیں کہ اس کے عموم سے بھی بدلیل اس آیت کے مفہومِ مخالف کے اہلِ کتاب کے سوا اور دین والوں کا ذبیحہ ہمارے لیے حرام ثابت ہوتا ہے"[29]

---

[25] Aḥmad ibn Muḥammad ibn Manṣūr *'Udaynī, Raf' al-Lithām*, 182.
[26] Al-Naḥl, 16:116.
[27] Mālik ibn Anas, *Al-Muwaṭṭa'*, Kitāb al-Zakāt, Bāb mā Jā'a fī Jizyat Ahl al-Kitāb wa al-Majūsī, 1:504, ḥadīth no. 593.
[28] Ibn Ḥajar al-'Asqalānī, Aḥmad ibn 'Alī ibn Muḥammad, *Talkhīṣ al-Ḥabīr fī Takhrīj Aḥādīth al-Rāfi'ī al-Kabīr* (Cairo, Egypt: Mu'assasat Qurṭuba, 1995), 3:353.
[29] Ibn Kathīr, Ismā'īl ibn 'Umar, *Tafsīr al-Qur'ān al-'Aẓīm* (Riyadh, Saudi Arabia: Dār Ṭayba lil-Nashr wa al-Tawzī', 1997), 3:41.

علامہ ابو بکر صنعانی لکھتے ہیں:

(رُوِیَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ:اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ:سُنُّوْا بِهِمْ سُنَّةَ اَهْلِ الْكِتَابِ،غَيْرَ نَاكِحِیْ نِسَائِهِمْ وَآكِلِیْ ذَبَائِحِهِمْ۔وَهُوَ مُرْسَلٌ وَفِیْ اِسْنَادِهِ قَيْسُ بْنُ الرَّبِيْعِ وَهُوَ ضَعِيْفٌ)"[30]

ترجمہ: حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت کی جاتی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ان (مجوسیوں) کے ساتھ اہل کتاب والا معاملہ کرو سوائے ان کی عورتوں سے نکاح کرنے اور ان کے ذبیحے کھانے کے۔ اور یہ حدیث مرسل ہے اور اس کی اسناد میں قیس بن ربیع ہے جو ضعیف راوی ہے۔

علامہ عُدَینی مذکورہ بالا اقتباسات ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

"رہی یہ بات کہ علامہ قرضاوی تمام مشرکین کو مجوس پر قیاس کرتے ہیں تو ہم قرضاوی سے کہتے ہیں کہ پہلی بات تو یہ ہے کہ آپ اپنی بنیاد مضبوط کریں، نقش و نگار بعد میں کیجے گا۔ حافظ ابن حجر کے نزدیک یہ روایت منقطع ہے، علامہ ابن کثیر کے نزدیک یہ روایت ان الفاظ کے ساتھ ثابت نہیں اگر بالفرض ثابت بھی ہو تو اس کے عموم سے بھی بدلیل اس آیت کے مفہومِ مخالف کے اہلِ کتاب کے سوا اور دین والوں کا ذبیحہ ہمارے لیے حرام ثابت ہوتا ہے۔ وہ روایت جس میں "غیر ناکحی نسائھم ولا آکلی ذبائحھم" کا استثناء آیا ہے اس کے متعلق علامہ قرضاوی گمان کرتے ہیں کہ اس استثناء کا پہلا حصہ درست ہے جب کہ دوسرا حصہ ضعیف ہے۔ مَیں نہیں سمجھ سکا کہ شیخ قرضاوی اس حدیث کے پہلے حصے کو کس طرح درست تسلیم کرتے ہیں اور دوسرے حصے کو کس بنا پر ضعیف قرار دیتے ہیں حالاں کہ محدثین کرام نے حدیث کے دونوں حصوں پر ضعف کا حکم لگایا ہے۔ کیوں کہ اس کی سند میں قیس بن ربیع ضعیف راوی ہیں اور دوسرا ضعف یہ کہ یہ روایت ضعیف ہے۔ لیکن وہ شخص جو اپنے فن سے باہر گفت گو کرے تو ایسی ہی عجیب باتیں نکالتا ہے۔ میں اس میں یہ بھی اضافہ کروں گا کہ اس بات میں اجماع واقع ہوا ہے کہ مجوسیوں کا ذبیحہ حرام ہے۔"[31]

علامہ ابن عبد البر لکھتے ہیں:

"بے شک تمام علمائے مسلمین کا اس بات پر اجماع ہے کہ مجوسیوں کے ساتھ ان کی عورتوں سے نکاح کے معاملے میں اور ان کے ذبیحوں کے بارے میں اہل کتاب جیسا معاملہ نہیں کیا جائے گا"[32]

ابن قدامہ مقدسی لکھتے ہیں:

"اہل علم کا اجماع ہے کہ مجوسیوں کا شکار اور ذبیحہ حرام ہے مگر وہ جان دار جن کو ذبح کرنے کی ضرورت نہیں جیسا کہ مچھلی اور مکڑی کہ ان کی اباحت پر سب کا اجماع ہے۔ دیگر کفار (بت پرست، زنادقہ وغیرہ) کا حکم بھی مجوسیوں جیسا ہی ہے یعنی ان کے ذبائح اور شکار حرام ہیں، سوائے مچھلی، ٹڈی اور دیگر ایسی چیزوں کے جو بغیر ذبح کے حلال ہیں۔"[33]

---

[30] Ṣanʿānī, ʿAbd al-Razzāq ibn Hammām, *Al-Muṣannaf* (Beirut, Lebanon: Dār al-Taṣīl, 2015), 8:149, ḥadīth no. 19256.

[31] Aḥmad ibn Muḥammad ibn Manṣūr ʿUdaynī, *Rafʿ al-Lithām*, 183–184

[32] Ibn ʿAbd al-Barr, Yūsuf ibn ʿAbd Allāh al-Mālikī, *Al-Tamhīd limā fī al-Muwaṭṭaʾ min al-Maʿānī wa al-Asānīd* (London, England: Muʾassasat al-Furqān lil-Turāth al-Islāmī, 2017), 2:117.

[33] Ibn Qudāma, ʿAbd Allāh ibn Aḥmad al-Ḥanbalī, *Al-Mughnī* (Riyadh, Saudi Arabia: Dār ʿĀlam al-Kutub, 1986), 9:547–548.

علامہ قرطبی لکھتے ہیں: "مجوسیوں کے بارے میں علماء کا اجماع ہے کہ ان کا ذبیحہ نہیں کھایا جاتا اور نہ ہی ان کی عورتوں سے نکاح کیا جاتا ہے کیوں کہ وہ اہل کتاب نہیں ہیں۔"[34] علامہ ابن تیمیہ لکھتے ہیں: "مجوسیوں کے معاملے میں ہمارا کلام دو بنیادی اصولوں پر مبنی ہے۔ 1۔ مجوسیوں کا ذبیحہ حلال نہیں۔ 2۔ ان کی عورتوں سے نکاح جائز نہیں۔"[35] حافظ ابن کثیر، اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں: "مجوسیوں سے اگرچہ اہل کتاب کی طرح جزیہ لیا جاتا ہے (بحیثیتِ تبع) لیکن ان کا ذبیحہ نہیں کھایا جاتا اور نہ ہی ان کی عورتوں سے نکاح کیا جاتا ہے۔"[36] علامہ نووی لکھتے ہیں: "ہمارے (شافعی) مذہب میں مجوسیوں کا ذبیحہ حرام ہے اور جمہور علماء کا یہی موقف ہے۔"[37] علامہ شوکانی اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں: "اہل کتاب سے مراد صرف یہود و نصاریٰ ہیں۔ رہے مجوسی تو جمہور علماء کے نزدیک ان کا ذبیحہ نہیں کھایا جاتا اور نہ ان کی عورتوں سے نکاح کیا جاتا ہے کیوں کہ وہ اہل کتاب میں سے نہیں ہیں جیسا کہ اہلِ علم کے ہاں مشہور ہے۔"[38]

مذکورہ بالا تمام اقتباسات نقل کرنے کے بعد علامہ عُدَینی کے کیے گئے تبصرے کا خلاصہ درج ذیل ہے:

علامہ عُدَینی تنبیہاً کہتے ہیں اے بھائی! جب تم پر واضح ہو گیا ہے کہ وہ حدیث جس سے قرضاوی نے استدلال کیا وہ ضعیف ہے۔ اور مجوسیوں کے ذبیحہ کی حرمت پر اجماع موجود ہے اور علماء کے اقوال اس پر شاہد ہیں۔ علامہ عُدنینی کہنا چاہتے ہیں کہ شیخ قرضاوی اپنے اس باطل فتویٰ کو جواز دینے کی کوشش کر رہے ہیں جس میں غیر اہلِ کتاب کفار و مشرکین (جیسے ہندو، بدھ مت) کے ذبیحہ کو حلال قرار دیا گیا ہے۔ اسے مجوسیوں پر قیاس کرکے جائز ٹھہرایا گیا ہے۔ حالاں کہ یہ معلوم ہو چکا ہے کہ: مجوسیوں کا ذبیحہ خود حرام ہے تو پھر اس باطل اصل پر کیسے قیاس کیا جا سکتا ہے؟ شیخ عُدَینی کا خیال ہے کہ شیخ قرضاوی درحقیقت وسطیت، تساہل، اور عدم تشدد کے خوب صورت نعروں کے پیچھے چھپ کر دین کے بہت سے نشانات (معالم) کو بدلنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ قرضاوی کا محمد رشید رضا کے موقف "بوڑھوں اور دیگر مشرقی مذاہب کے پیروکاروں کے ذبائح کو جائز قرار دینے" سے استدلال کرنا تو ان سے کہا جائے گا کہ: محمد رشید رضا کون ہوتے ہیں ائمہ اسلام کے مقابلے میں جنھوں نے غیر اہل کتاب (خواہ مجوسی ہوں یا دیگر مذاہب کے پیروکار) کے ذبائح کی حرمت پر اجماع کیا ہے؟ حقیقت یہ ہے کہ علماء و فقہاء نے ان شخصیات پر بھی سختی سے تنقید کی ہے جو محمد رشید رضا اور قرضاوی جیسے علماء سے کہیں بڑا مقام رکھتے ہیں۔ مثلاً امام ابو ثور ابراہیم بن خالد (جو بڑے فقیہ تھے) نے جب مجوسیوں کے ذبائح کو جائز قرار دیا تو علماء نے ان کے اس موقف کی سختی سے تردید کی۔

حافظ ابن کثیر نے امام ابو ثور کے اس شاذ (انحرافی) موقف کا ذکر کرتے ہوئے لکھا: جب انھوں (ابو ثور) نے یہ بات کہی اور یہ مشہور ہوئی تو فقہاء نے ان کے اس موقف کی سختی سے تردید کی یہاں تک کہ امام احمد بن حنبل نے طنزاً کہا: ابو ثور اپنے نام کی طرح (یعنی ثور یعنی سانڈ) ہیں۔[39] یعنی

---

[34] Jaṣṣāṣ, Aḥmad ibn ʻAlī al-Qurṭubī, *Aḥkām al-Qur'ān* (Beirut, Lebanon: Dār Iḥyā' al-Turāth al-ʻArabī, 1992), 3:327.
[35] Ibn Taymiyya, Aḥmad ibn Taymiyya, Shaykh al-Islām Taqī al-Dīn, *Majmūʻ al-Fatāwā* (Cairo, Egypt: Dār al-Wafā', 1997), 32:118.
[36] Ismāʻīl ibn ʻUmar Ibn Kathīr, *Tafsīr al-Qur'ān al-ʻAẓīm*, 3:41.
[37] Nawawī, Muḥyī al-Dīn ibn Sharaf Abū Zakariyyā, *Kitāb al-Majmūʻ Sharḥ al-Muhadhdhab lil-Shīrāzī* (Jeddah, Saudi Arabia: Maktabat al-Irshād, 1970), 9:85.
[38] Shawkānī, Muḥammad ibn ʻAlī ibn Muḥammad, *Fatḥ al-Qadīr al-Jāmiʻ bayna Fannay al-Riwāya wa al-Dirāya min ʻIlm al-Tafsīr* (Beirut, Lebanon: Dār al-Maʻrifa, 2007), 356.
[39] Ismāʻīl ibn ʻUmar Ibn Kathīr, *Tafsīr al-Qur'ān al-ʻAẓīm*, 3:41.

اس مسئلہ میں ان کا موقف سخت اور ناقابل قبول ہے۔ اور رہی بات ان قرضاوی کے اس استدلال کی کہ بعض طلبہ کفار (غیر اہل کتاب) کے ممالک میں ہوتے ہیں اور لمبے عرصے تک گوشت سے پرہیز نہیں کرسکتے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ یہ صورتِ حال، حرام کو حلال نہیں بنا سکتی۔[40]

مذکورہ بالا تمام اقتباسات اور علامہ عُدَینی کے استدلالات سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ اس مسئلہ میں علامہ قرضاوی کے دعوی پر دیئے گئے دلائل انتہائی کم زور ہیں اور علامہ عُدَینی کا موقف اجلہ ائمہ کرام کی تائیدات پر قائم ہے۔

مبحث سوم: خنزیر کے مشتقات کے استعمال پر فقہی تنازعہ اور اس کے مضمرات

خنزیر کے گوشت، چربی یا ہڈی ملی مصنوعات کے متعلق علامہ قرضاوی کا موقف

وہ مصنوعات جن میں خنزیر کا گوشت، چربی یا ہڈی ملی ہو ان کے متعلق علامہ قرضاوی کہتے ہیں: "خنزیر اور اس سے بنی دیگر چیزوں کا مسئلہ دراصل کیمیائی علاج سے متعلق ہے۔ میں نے ان (فقہاء) سے پوچھا کہ: جب کوئی ناپاک چیز کیمیائی علاج سے تبدیل ہو جائے تو وہ پاک ہو جاتی ہے۔ نجاست اگر تبدیل ہو جائے تو پاک ہو جاتی ہے۔ فقہاء نے جواب دیا کہ: جب کوئی چیز تبدیل ہو جائے، مثلاً اگر چربی، آگ میں جل کر راکھ ہو جائے تو وہ بالکل پاک ہو جاتی ہے۔ شراب اصل میں انگور سے بنتی ہے، لیکن جب وہ سرکہ بن جائے تو پاک ہو جاتی ہے اور اس کا حکم سرکہ والا ہو جاتا ہے۔ علماء کہتے ہیں کہ: اگر کتا نمک کی کان میں گر جائے اور نمک اسے کھا جائے، پھر تم کتے کو ڈھونڈو تو وہ نہ ملے، کیونکہ اس کا "کتا ہونا" ختم ہو چکا اور وہ نمک بن گیا ہے، تو اب اس پر کتے کا حکم نہیں لگے گا تو میں نے ان سے کہا: ایسی چیزیں موجود ہیں؟ جیلی کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ ہڈیوں سے بنتا ہے، لیکن اسے کیمیائی طور پر پروسیس کیا گیا ہے، تو اس کا اصل ختم ہو گیا۔ اسی طرح ٹوتھ پیسٹ، کچھ صابن وغیرہ یہ چیزیں کیمیائی عمل سے گزری ہیں، چاہے ان کا اصل خنزیر کی ہڈی یا کوئی اور چیز ہو، تو اب یہ نقصان دہ نہیں رہیں۔"[41]

علامہ قرضاوی کا موقف یہ ہے کہ جس طرح نجاست کے متعلق فقہی قاعدہ ہے کہ اس کی اصل تبدیل ہو جائے تو اس میں نجاست والا اثر باقی نہ رہے اور شے کی ہیئت تبدیل ہو جائے تو وہ چیز نجس نہیں رہتی بل کہ پاک ہو جاتی ہے۔ ناپاک جنس کی چربی آگ میں جل کر راکھ بن جائے، شراب، سرکہ بن جائے اور کتا نمک کی کان میں گر کر اپنا وجود کھو دے تو یہ سب نجس نہیں رہتے بل کہ پاک ہو جاتے ہیں کیوں کہ ان سب نے اپنی اصل ہیئت و شکل کھو دی ہے۔ اسی طرح خنزیر کا گوشت، چربی یا ہڈی اگر کیمیائی تبدیلی کے بعد اپنی اصلی حالت میں باقی نہ رہیں تو یہ بھی باقی نجس چیزوں کی طرح پاک متصور ہوں گی۔

علامہ عُدَینی، شیخ قرضاوی کا رد کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

علامہ عُدَینی، شیخ قرضاوی کے مذکورہ بالا موقف کا رد کرتے ہوئے متعدد دلائل پیش کرتے ہیں جن کا ذیل میں بالترتیب ذکر کیا جاتا ہے: اللہ رب العزت نے مسلمانوں پر خنزیر کے گوشت اور چربی کو حرام فرمایا ہے:

﴿إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ﴾[42]

ترجمہ: تم پر مردار، خون، خنزیر کا گوشت اور وہ جانور جو غیر اللہ کے نام پر ذبح کیا گیا ہو حرام کر دیا گیا ہے۔

[40] Aḥmad ibn Muḥammad ibn Manṣūr ʻUdaynī, *Raf‘ al-Lithām*, 185.
[41] Jarīdat al-Sharq, 9 Muḥarram 1418 AH (May 16, 1997).
[42] Al-Baqara, 2:173.

امام قرطبی اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں: "اللہ تعالی نے خاص طور پر خنزیر کے گوشت کا ذکر فرمایا تاکہ اس کی ذات کی حرمت واضح ہو، خواہ وہ ذبح شدہ ہو یا نہ ہو اور یہ چربی کو بھی شامل ہے۔ امت کا اس پر اجماع ہے کہ خنزیر کی چربی حرام ہے۔"[43] اللہ رب العزت کا ارشاد ہے:

﴿حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيْرِ وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللهِ بِهِ﴾[44]

ترجمہ: تم پر مردار اور خون اور خنزیر کا گوشت اور وہ جانور جو غیر اللہ کے نام پر ذبح کیا گیا ہو حرام کر دیا گیا ہے۔

علامہ ابن کثیر فرماتے ہیں: "اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿وَلَحْمُ الْخِنْزِيْرِ﴾[45] سے مراد پالتو خنزیر ہو یا جنگلی ہو اور گوشت سے اس کے تمام اجزاء مراد ہیں یہاں تک کے چربی بھی شامل ہے۔"[46] علامہ عُدَینی مذکورہ بالا اقتباسات درج کرنے کے بعد لکھتے ہیں: "جب یہ بات معلوم ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ نے خنزیر کا گوشت، اس کی چربی اور گھی حرام قرار دیا ہے تو ہر مسلمان پر لازم ہے کہ وہ سرِ تسلیم خم کرے اور ان حرام چیزوں سے مکمل پرہیز کرے۔ اور اہلِ کتاب کی طرح اللہ کی حرام کردہ چیزوں کے بارے میں حیلہ سازی (بہانے تراشنے) کے راستے اختیار نہ کرے۔ کیوں کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے یہود پر چربی حرام کی تھی، تو انہوں نے اللہ کے حکم سے بچنے کے لیے حیلہ گھڑ لیا۔ وہ چربی کو پگھلا کر بیچ دیتے اور اس کی قیمت کھا لیتے تھے۔"[47] نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(لَعَنَ اللهُ الْيَهُوْدَ حُرِّمَتْ عَلَيْهِمُ الشُّحُوْمُ فَجَمَّلُوْهَا فَبَاعُوْهَا)[48]

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے یہود پر لعنت فرمائی، ان پر چربی حرام کی گئی تھی لیکن انھوں نے اسے پگھلا کر بیچ دیا۔

دوسرے مقام پہ ارشاد نبوی ﷺ ہے:

(لَعَنَ اللهُ الْيَهُوْدَ ثَلَاثًا اِنَّ اللهَ حَرَّمَ عَلَيْهِمُ الشُّحُوْمَ فَبَاعُوْهَا وَاَكَلُوْا اَثْمَانَهَا وَاِنَّ اللهَ لَمْ يُحَرِّمْ عَلَى قَوْمٍ اَكْلَ شَيْئٍ اِلَّا حَرَّمَ عَلَيْهِمْ ثَمْنَهُ)[49]

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے یہود پر تین بار لعنت کی، کیونکہ اللہ نے ان پر چربی حرام کی تھی، مگر انہوں نے اسے بیچ کر ان کی قیمتیں کھالیں۔ اور جب اللہ کسی قوم کے لیے کسی چیز کو حرام کرتا ہے تو اس کی قیمت کھانا بھی حرام کر دیتا ہے۔

نبی کریم ﷺ نے ہمیں یہودیوں کے طریقے پر چلنے سے منع فرمایا ہے: (لَا تَرْتَكِبُوْا مَا ارْتَكِبَتِ الْيَهُوْدُ فَتَسْتَحِلُّوا مَا حَرَّمَ اللهُ بِاَدْنَى الْحِيَلِ)[50] ترجمہ: تم وہ کام مت کرو جو یہود نے کیے، کہ تم معمولی سے حیلوں کے ذریعے اللہ کی حرام کردہ چیزوں کو حلال کر لو۔

---

[43] Aḥmad ibn ʻAlī al-Jaṣṣāṣ al-Qurṭubī, *Aḥkām al-Qur'ān*, 1:153.
[44] Al-Mā'ida, 5:3.
[45] Al-Mā'ida, 5:3.
[46] Ismā'īl ibn 'Umar Ibn Kathīr, *Tafsīr al-Qur'ān al-'Aẓīm*, 3:16.
[47] Aḥmad ibn Muḥammad ibn Manṣūr 'Udaynī, *Raf' al-Lithām*, 187.
[48] Bukhārī, Muḥammad ibn Ismā'īl, Al-Jāmi' *al-Musnad al-Ṣaḥīḥ*, Kitāb Aḥādīth al-Anbiyā', Bāb mā Dhukira 'an Banī Isrā'īl, 1592, ḥadīth no. 3460.
[49] Abū Dāwūd, Sulaymān ibn al-Ash'ath, *Sunan Abī Dāwūd* (Cairo, Egypt: Dār al-Taṣīl, n.d.), Awwal Kitāb al-Buyū', *Bāb fī Thaman al-Khamr wa al-Mayyita*, 5:520, ḥadīth no. 3444.
[50] Ibn Baṭṭa, 'Ubayd Allāh ibn Muḥammad, *Ibṭāl al-Ḥiyal* (Beirut, Lebanon: Al-Maktab al-Islāmī, 1981), 56.

علامہ عُدینی لکھتے ہیں:

"قرضاوی نے اپنے فتوے کی بنیاد استحالہ (کیمیائی تبدیلی) کے اصول پر رکھی ہے، جس کے تحت وہ ان مصنوعات کو جائز قرار دیتے ہیں جن میں خنزیر کا گوشت، چربی یا ہڈی شامل ہو۔ لیکن یہ موقف گمراہ کن ہے، کیونکہ ائمہ اور فقہاء کے درمیان اس مسئلے میں شدید اختلاف پایا جاتا ہے: بعض علماء (جیسے بعض مالکیہ اور حنابلہ میں سے) کا کہنا ہے کہ اگر نجاست کیمیائی تبدیلی سے بالکل نئی مادے میں بدل جائے تو وہ پاک اور حلال ہو جاتی ہے۔ جب کہ دوسرے علماء (جیسے اکثر حنفیہ اور شوافع) اسے ناجائز قرار دیتے ہیں، کیوں کہ استحالہ صرف اُس صورت میں معتبر ہے جب وہ قدرتی طور پر خود بخود ہو (جیسے مردار جل کر راکھ ہو جانا یا شراب خود بخود سرکہ بن جانا)، نہ کہ جب انسان اسے مصنوعی طور پر تبدیل کرے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ایک مرتبہ شراب کو قصداً سرکہ بنانے کی کوشش کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں منع فرمایا۔" اگر ہم فرض کر لیں (حالاں کہ جیسا کہ پہلے بیان ہوا یہ جائز نہیں) کہ انسان کی طرف سے کی گئی کیمیائی تبدیلی کے بعد نجاست دوسری مادے میں بدل کر حلال ہو جاتی ہے تو کیا خنزیر کا گوشت، ہڈی اور چربی ان مصنوعات میں تبدیلی سے پہلے استعمال ہوتی ہے یا تبدیلی کے بعد؟ یہ ایک ایسا معاملہ ہے جس کا علم نہیں۔[51]

علامہ عُدینی مزید لکھتے ہیں:

> "میں اس بات کو بعید از قیاس سمجھتا ہوں کہ خنزیر کے اجزاء تبدیلی کے بعد استعمال ہوں: مندرجہ ذیل وجوہات کی بنا پر: الف: ہمارے پاس اس بارے میں کوئی قابل اعتماد معلومات نہیں ہیں کہ یہ عمل کیسے ہوتا ہے۔ ب: مغربی ممالک کے سپر مارکیٹس میں ایک الگ "حلال سیکشن" ہوتا ہے جہاں خنزیر سے پاک مصنوعات رکھی جاتی ہیں۔ جب کہ دوسرا سیکشن "حرام" کے لیے مخصوص ہوتا ہے جہاں خنزیر کے اجزاء والی مصنوعات رکھی جاتی ہیں۔ یہ واضح طور پر ظاہر کرتا ہے کہ وہ تبدیلی کے بغیر ہی خنزیر کا گوشت، چربی یا ہڈی استعمال کرتے ہیں۔ ج: درحقیقت وہ خنزیر کے گوشت، ہڈی یا چربی کو بعض مصنوعات میں مخصوص مقاصد کے لیے استعمال کرتے ہیں جو ان کے ہاں معروف ہیں، جیسے کہ بعض غذاؤں کے ذائقہ اور لذت کو بہتر بنانے کے لیے، نیز بعض صفائی کرنے والی چیزوں اور پیسٹس وغیرہ میں نرمی پیدا کرنے کے لیے، اور دیگر معروف مقاصد کے لیے جو ان کے ہاں موجود ہیں۔ اور یہ بات معلوم ہے کہ جب خنزیر کے گوشت، چربی یا ہڈی کو استحالہ (کیمیائی تبدیلی) کے طریقے سے پروسیس کیا جاتا ہے تو وہ بالکل دوسرے مادہ میں تبدیل ہو جاتا ہے، ورنہ استحالہ واقع ہی نہیں ہوتا۔ اس بنا پر وہ تمام مقاصد جن کے لیے خنزیر کا گوشت، ہڈی یا چربی استعمال کی گئی تھی، مفقود ہو جاتے ہیں۔[52]"

علامہ عُدینی، شیخ قرضاوی کے موقف کا رد کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

> "قرضاوی کا یہ کہنا ہے کہ خنزیر کی ہڈی، گوشت اور چربی سے بنی ہوئی مصنوعات کے استعمال کی اجازت ہے۔ درحقیقت ایک شیطانی حیلہ ہے جس کا مقصد اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں کو حلال بنانا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے شراب کو حرام قرار دیا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اسے سرکہ میں تبدیل کرنے (یعنی استحالہ کے ذریعے حلال بنانے) کی کوشش کی، بالکل اسی طرح جیسے قرضاوی خنزیر کے معاملے میں استحالہ کا بہانہ کر رہے ہیں۔ لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں اس کی اجازت نہیں

---

[51] Aḥmad ibn Muḥammad ibn Manṣūr ʻUdaynī, *Raf' al-Lithām*, 188.

[52] Aḥmad ibn Muḥammad ibn Manṣūr ʻUdaynī, *Raf' al-Lithām*, 188–189.

دی۔"حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شراب کے بارے میں پوچھا گیا کہ کیا اسے سرکہ بنالیا جائے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں۔"[53] بل کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یتیموں کے ترکے میں موجود شراب کو سرکہ میں تبدیل کرنے کی بھی اجازت نہیں دی، حالاں کہ وہ اس کے محتاج تھے۔"حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یتیموں کے بارے میں پوچھا جنہیں شراب ورثے میں ملی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اسے بہادو۔" انہوں نے عرض کیا: "کیا میں اسے سرکہ نہ بنالوں؟" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں۔"[54] اے عزیز قاری! غور کرو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب کو سرکہ میں تبدیل کرنے سے منع فرمایا، حالانکہ یتیموں کو اس کی ضرورت تھی۔ یہ سب اس بات کی دلیل ہے کہ اللہ کی حرام کردہ چیز کو حلال نہیں کیا جاسکتا۔ بلکہ صحابہ کرام نے مردار جانوروں کی چربی سے جلدوں کو چکنا کرنے اور کشتیوں کو رنگنے کا ارادہ کیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں منع فرمادیا۔"[55]

فتح مکہ کے سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ میں ارشاد فرمایا:

"حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ اور اس کے رسول نے شراب، مردار، خنزیر اور بتوں کی فروخت حرام قرار دی ہے۔" صحابہ نے عرض کیا: "یارسول اللہ! مردار کی چربی کے بارے میں آپ کا کیا حکم ہے؟ کیونکہ اس سے کشتیوں کو رنگا جاتا ہے، جلدوں کو چکنا کیا جاتا ہے اور لوگ اسے روشنی کے لیے استعمال کرتے ہیں۔" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "نہیں، وہ بھی حرام ہے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ یہود کو ہلاک کرے! جب اللہ نے ان پر چربی حرام کی تو انہوں نے اسے پگھلا کر بیچ دیا اور اس کی قیمت کھالی۔"[56]

شیخ عُدینی کہنا چاہتے ہیں کہ اگر اللہ تعالیٰ کے حرام کردہ (امور) کو کسی نہ کسی طریقے سے حلال کرنا جائز ہوتا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام کو ضرور اس کی رہنمائی فرماتے، تاکہ وہ اپنے لیے ایک ضروری مصلحت سے محروم نہ رہ جائیں۔ حالاں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کے لیے اس فقیہِ اسلام (شیخ قرضاوی) سے جو انہوں نے گمان کیا، بہت زیادہ رحم فرمانے والے ہیں۔ قرضاوی کا یہ قول (یعنی خنزیر کے گوشت کو حلال قرار دینا) نہ تو امت کے سابق (پہلے) علماء میں سے کسی نے کہا ہے، نہ لاحق (بعد میں آنے والے) علماء میں سے۔ سعودی عرب کی فقہی کمیٹی جس (کمیٹی) کی صدارت شیخ عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ کرتے تھے، اور اس کے اراکین میں شیخ عبداللہ بن قعود اور شیخ عبدالرزاق عفیفی شامل تھے اس سے شیخ عُدینی نے سوال کیا تو انھوں نے جواب دیا: "کیا ایسے عطر، اسپرے، ٹوتھ پیسٹ، آئس کریم، شیمپو اور صابن استعمال کرنا جائز ہے جن میں الکحل موجود ہو، یا جو صابن سور کی چربی سے بنا ہو؟ کیا شراب (خمر) نجس ہے، جیسے پیشاب نجس ہے؟ اور اگر گوشت میں سور کی چربی یا خون تھوڑی مقدار میں بھی مل جائے تو کیا یہ حرام ہو جاتا ہے؟ نیز، پنیر کے بارے میں بھی رہنمائی فرمائیں، کیونکہ میں امریکہ میں تعلیم کے لیے

---

[53] Qushayrī, Muslim ibn Ḥajjāj, *Al-Musnad al-Ṣaḥīḥ al-Mukhtaṣar min al-Sunan bi-Naql al-ʿAdl ʿan al-ʿAdl ʿan Rasūl Allāh* (Cairo, Egypt: Dār al-Taṣīl, 2014), Kitāb al-Ashraba, Bāb al-Khamr Yutakhidh Khallan, 5:325, ḥadīth no. 2037.
[54] Abū Dāwūd, Sulaymān ibn al-Ashʿath, Sunan *Abī Dāwūd* (Cairo, Egypt: Dār al-Taṣīl, n.d.), Kitāb al-Ashraba, *Bāb fī al-Khamr Tukhallal*, 6:29, ḥadīth no. 3627.
[55] Aḥmad ibn Muḥammad ibn Manṣūr ʿUdaynī, *Rafʿ al-Lithām*, 189.
[56] Abū Dāwūd, Sulaymān ibn al-Ashʿath, Sunan *Abī Dāwūd*, Awwal Kitāb al-Buyūʿ, Bāb fī Thaman al-Khamr wa al-Mayyita, 5:518, ḥadīth no. 3442.

آیا ہوں، اور ایک امریکی مسلم طالب علم نے مجھے ان چیزوں سے خبردار کیا ہے۔ جواب: اشیاء کے بارے میں اصل اصول یہ ہے کہ وہ حلال اور پاک ہیں۔ لہٰذا کسی شخص کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ کسی چیز کو حرام یا نجس قرار دے، الا یہ کہ شرعی دلیل موجود ہو۔ اگر آپ کو یقین ہو یا غالب گمان ہو کہ حلال گوشت میں سور کی چربی یا خون ملا ہوا ہے، یا پنیر میں سور کی چربی یا خون شامل ہے، تو اسے کھانا آپ کے لیے جائز نہیں۔ قرآن، سنت اور اجماع نے سور کے گوشت کی حرمت پر واضح دلائل دیے ہیں، اور علماء کا اس پر اجماع ہے کہ سور کی چربی کا بھی وہی حکم ہے جو اس کے گوشت کا ہے۔ البتہ، اگر آپ کو علم نہ ہو (یعنی شک ہو یا معلوم نہ ہو کہ اس میں سور کی چربی شامل ہے)، تو اسے کھانا جائز ہے، کیونکہ جیسا کہ پہلے بیان ہوا، اشیاء میں اصل حکم حلال ہونا ہے، جب تک کہ حرام ہونے کی شرعی دلیل ثابت نہ ہو۔"[57]

شیخ عُدَینی کہنا چاہتے ہیں کہ جب خنزیر، اس کے گوشت، خون اور چربی کی حرمت کے بارے میں دلائل واضح ہو چکے ہوں، اور علماء کے اقوال بھی اس سلسلے میں نقل کیے جا چکے ہوں، اور یہ بات روشن ہو چکی ہو کہ اللہ تعالیٰ کے حرام کردہ امور کو کسی بھی حیلے (بہانے یا چال) سے حلال کرنا جائز نہیں، تو جان لیجیے کہ اللہ کے حرام کردہ احکام سے بچنے کے لیے حیلے بازی کرنا دراصل یہود کا طریقہ کار ہے، جن پر رسول اللہ ﷺ نے ایسے اعمال کی وجہ سے لعنت فرمائی ہے۔ ہر مسلمان پر یہ بھی لازم ہے کہ ان بے دلیل فتوؤں سے بچے جو کتاب و سنت کے دلائل سے خالی ہوں اور امت کے سلف صالحین کے منہج سے دور ہوں۔ وہ ان فتوؤں کو اللہ تعالیٰ کے حرام کردہ امور کو حلال کرنے کا ذریعہ نہ بنائے۔

شیخ عُدَینی آخر میں لکھتے ہیں:

> "اب قرضاوی کے لیے صرف یہ رہ گیا ہے کہ وہ انہی حیلوں کے ذریعے جنہیں وہ سور کے گوشت، چربی اور تیل کو جائز ٹھہرانے کے لیے بطور دلیل پیش کرتے ہیں، مسلمانوں کے لیے کتوں، گدھوں، بندروں، بلیوں، کووں، شِکروں اور دیگر تمام حرام کردہ جانوروں کے گوشت کو بھی حلال قرار دے دیں۔ وہ ان تمام واضح دلائل کو محض اپنے بنائے ہوئے فاسد طریقہ کار پر بھروسہ کرتے ہوئے یکسر نظر انداز کر دیتے ہیں جو ان حرام کردہ غذاوں کی حرمت پر قرآن و سنت سے ثابت ہیں۔"[58]

علامہ عُدَینی، شیخ قرضاوی پر سخت تنقید کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ علامہ قرضاوی، اپنی فاسد تاویلات کے ذریعے حرام کردہ چیزوں کو حلال بنا دیتے ہیں۔ وہ قرآن و سنت کے دلائل کو پس پشت ڈال دیتے ہیں۔

خلاصہ بحث

زیرِ نظر تحقیق سے یہ نتیجہ اخذ کیا جاسکتا ہے کہ غیر اہلِ کتاب کے ذبیحے کے جواز پر علامہ قرضاوی کا موقف کمزور ہے کیونکہ ان کی بنیادی دلیل ضعیف روایات پر مبنی ہے، جبکہ علامہ عُدَینی نے اجماع اور مستند نصوص کے ذریعے اس کو رد کیا ہے۔ اسی طرح خنزیر کے مشتقات کے مسئلے میں قرضاوی نے استحالہ (کیمیائی تبدیلی) اور ضرورت کے اصول پر استدلال کیا، مگر عُدَینی نے قرآن، احادیث اور محدثین و مفسرین کی آراء سے ثابت کیا کہ خنزیر اپنی ہر شکل میں نجس و حرام ہے اور مصنوعی تبدیلی اس کی حرمت کو زائل نہیں کرتی۔ ان کے نزدیک یہ ایک "حیلہ" ہے جو

---

[57] Ibn Bāz, ʻAbd al-ʻAzīz ibn ʻAbd Allāh, Muḥammad ibn Ṣāliḥ al-ʻUthaymīn, and ʻAbd Allāh ibn ʻAbd al-Raḥmān al-Jibrīn. *Fatāwā Islāmiyya*. Compiled and arranged by Muḥammad ibn ʻAbd al-ʻAzīz. (Riyadh, Saudi Arabia: Dār al-Salām, n.d.), 3:484.

[58] Aḥmad ibn Muḥammad ibn Manṣūr ʻUdaynī, *Rafʻ al-Lithām*, 191–192.

شریعت کی روح کے خلاف ہے۔ اس طرح دونوں مسائل میں علامہ عُدَینی کا موقف زیادہ مضبوط اور فقہی اصولوں سے قریب تر ہے۔ یہ مناقشہ ظاہر کرتا ہے کہ معاصر فقہ میں اجتہادی لچک اور نصوص کی پابندی کے درمیان توازن کی ضرورت ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Bibliography/کتابیات

* Abū Dāwūd, Sulaymān ibn al-Ash‘ath. *Sunan Abī Dāwūd*. Cairo: Dār al-Taṣīl, n.d.
* Baysūnī, ‘Abd Allāh. *Al-‘Allāma Yūsuf al-Qaraḍāwī: Insān al-Hamm wa al-Himma*. Cairo: Dār al-Shurūq, 2015.
* Bukhārī, Muḥammad ibn Ismā‘īl. *Al-Jāmi‘ al-Musnad al-Ṣaḥīḥ al-Mukhtaṣar min Umūr Rasūl Allāh wa Sunnanih wa Ayyāmih*. Karachi: Maktaba al-Bushrā, 2016.
* Ibn Baṭṭa, ‘Ubayd Allāh ibn Muḥammad. *Ibṭāl al-Ḥiyal*. Beirut: Al-Maktab al-Islāmī, 1981.
* Ibn Ḥajar, Abū al-Faḍl Aḥmad ibn ‘Alī ibn Muḥammad al-‘Asqalānī. *Al-Iṣāba fī Tamyīz al-Ṣaḥāba*. Beirut: Al-Maktaba al-‘Aṣriyya, 2012.
* Ibn Ḥajar al-‘Asqalānī, Aḥmad ibn ‘Alī ibn Muḥammad. *Talkhīṣ al-Ḥabīr fī Takhrīj Aḥādīth al-Rāfi‘ī al-Kabīr*. Cairo: Mu’assasat Qurṭuba, 1995.
* Ibn Ḥazm, ‘Alī ibn Aḥmad ibn Sa‘īd. *Al-Muḥallā*. Cairo: Idārat al-Ṭibā‘a al-Munīriyya, 1930.
* Ibn Kathīr, Ismā‘īl ibn ‘Umar. *Tafsīr al-Qur’ān al-‘Aẓīm*. Riyadh: Dār Ṭayba lil-Nashr wa al-Tawzī‘, 1997.
* Ibn Qudāma, ‘Abd Allāh ibn Aḥmad al-Ḥanbalī. *Al-Mughnī*. Riyadh: Dār ‘Ālam al-Kutub, 1986.
* Ibn Taymiyya, Aḥmad ibn Taymiyya, Shaykh al-Islām Taqī al-Dīn. *Majmū‘ al-Fatāwā*. Cairo: Dār al-Wafā’, 1997.
* Ibn ‘Abd al-Barr, Yūsuf ibn ‘Abd Allāh al-Mālikī. *Al-Tamhīd limā fī al-Muwaṭṭa’ min al-Ma‘ānī wa al-Asānīd*. London: Mu’assasat al-Furqān lil-Turāth al-Islāmī, 2017.
* Jaṣṣāṣ, Aḥmad ibn ‘Alī al-Qurṭubī. *Aḥkām al-Qur’ān*. Beirut: Dār Iḥyā’ al-Turāth al-‘Arabī, 1992.
* Mālik ibn Anas. *Al-Muwaṭṭa’ li-Imām Mālik*. Beirut: Dār al-Taṣīl, 2016.
* Nawawī, Muḥyī al-Dīn ibn Sharaf Abū Zakariyyā. *Kitāb al-Majmū‘ Sharḥ al-Muhadhdhab lil-Shīrāzī*. Jeddah: Maktabat al-Irshād, 1970.
* Qaraḍāwī, Yūsuf ibn ‘Abd Allāh. *Al-Ḥalāl wa al-Ḥarām fī al-Islām*. Cairo: Maktaba Wahba, 1997.
* Qushayrī, Muslim ibn Ḥajjāj. *Al-Musnad al-Ṣaḥīḥ al-Mukhtaṣar min al-Sunan bi-Naql al-‘Adl ‘an al-‘Adl ‘an Rasūl Allāh*. Cairo: Dār al-Taṣīl, 2014.
* Ṣan‘ānī, ‘Abd al-Razzāq ibn Hammām. *Al-Muṣannaf*. Beirut: Dār al-Taṣīl, 2015.
* Shawkānī, Muḥammad ibn ‘Alī ibn Muḥammad. *Fatḥ al-Qadīr al-Jāmi‘ bayna Fannay al-Riwāya wa al-Dirāya min ‘Ilm al-Tafsīr*. Beirut: Dār al-Ma‘rifa, 2007.
* Talīma, ‘Iṣām. *Yūsuf al-Qaraḍāwī: Faqīh al-Du‘āt wa Dā‘iyat al-Fuqahā’*. Damascus: Maktabat Dār al-Qalam, 2001.
* ‘Udaynī, Aḥmad ibn Muḥammad ibn Manṣūr. *Raf‘ al-Lithām ‘an Mukhālafat al-Qaraḍāwī li-Sharī‘at al-Islām*. Sana’a: Dār al-Āthār, 2001.
* Ibn Bāz, ‘Abd al-‘Azīz ibn ‘Abd Allāh, Muḥammad ibn Ṣāliḥ al-‘Uthaymīn, and ‘Abd Allāh ibn ‘Abd al-Raḥmān al-Jibrīn. *Fatāwā Islāmiyya*. Compiled and arranged by Muḥammad ibn ‘Abd al-‘Azīz. Riyadh: Dār al-Salām, n.d.
* *Jarīdat al-Sharq*, 9 Muḥarram 1418 AH (May 16, 1997).